Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۲ امان ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۶۶

(بانیٔ پاکستان قائداعظم مرحوم کے زرّیں ارشادات)

"نہایت ضروری ہے کہ ہم ایک متّحد اور منضبط قوم کی طرح کام کریں"

"پاکستان کے ہر شہری کو بلاامتیاز مذہب و عقیدہ مساوی حیثیت حاصل ہے"

"آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہو کاروبارِ مملکت سے اس کا کوئی تعلق نہیں"

۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو پوری قوم "یوم پاکستان" منا رہی ہے کیونکہ پینتیس ۳۵ سال قبل آج کے دن قرارداد پاکستان منظور کر کے مسلمانانِ برِصغیر نے حصولِ پاکستان کو اپنا سیاسی نصب العین قرار دیا تھا۔ اِسی قومی دن کے موقع پر ذیل میں بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کے بعض زرّیں ارشادات ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(۱) "آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ آپ جو رویّہ چاہیں اختیار کریں اور جو بھی جی میں آئے کر گزریں یہ پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ مملکت کے دوسرے لوگوں کے مفادات کیا ہیں۔ آپ پر ایک بڑی بھاری ذمّہ داری عائد ہوتی ہے چہ جائیکہ آپ دوسروں سے بے پرواہ ہو کر عمل پیرا ہوں۔ اب یہ اَور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ہم ایک متّحد اور منضبط قوم کی طرح کام کریں۔ اب ہمیں تعمیری جذبہ درکار ہے نہ کہ اُن دِنوں کا جنگی جذبہ جب ہم آزادی کے لئے جنگ کر رہے تھے۔"

(تقریر بر موقع جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی۔ ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء)

(۲) "آپ آزاد ہیں اپنے مندروں مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے۔ آپ کو پاکستان کی مملکت میں پُوری آزادی حاصل ہے خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدہ سے ہو اس کا کاروبارِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بُنیادی اصول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے۔ ہمیں اس بات کو ایک نصب العین کے طور پر اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔"

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب۔ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل ضعف رہا۔ نیز انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۲ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کل ضعف کا شدید دورہ ہوا۔ کمر میں درد کی بھی تکلیف ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی گزشتہ دس بارہ روز سے زیادہ کمزور ہے۔

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۲ امان۔ کل بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کی وجہ سے مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے زیرِ ارشاد خطبہ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھا اور نماز پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی بعد ازاں آپ نے ایمان باللہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم کی رُو سے جو شخص بھی اپنے تئیں مسلمان قرار دیتا ہے اصطلاحی اعتبار سے تو اسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا لیکن حقیقی معنوں میں مسلمان بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر زندہ اور کامل یقین پیدا کرے اور پھر اس یقین کے نتیجہ میں خدا اور اس کے رسول کی کامل اطاعت اختیار کرتے ہوئے ہر طرح کی قربانیاں پیش کرے اور ایمان کے تمام عملی تقاضوں کو پورا کرے۔ آپ نے فرمایا اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر دُنیا خواہ ہمیں کچھ سمجھے ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہرحال مسلمان ہوں گے اور اس کے انعامات و برکات کے وارث قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گیمبیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغِ اسلام محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ فعال اور لمبی عمر سے نوازے آمین۔

(نائب وکیل التبشیر)

اعلانِ تعطیل:- ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کی قومی تقریب کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ امان ۱۳۴۵ ہش

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کا خصوصی اعزاز

خدا تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو لوگوں کی اصلاح کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے تو سب لوگ یکدم اس پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اوّلاً صرف سعید الفطرت انسان ہی اس کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کی باتوں پر ایمان لاکر اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کی آواز بلند کرتے ہیں۔ دُوسرے لوگ بھی ایمان تو لاتے ہیں لیکن لمبا عرصہ بھٹکنے اور عاجز کر دینے والا نشان یا نشانات دیکھنے کے بعد۔ جو سعید الفطرت بندے شروع میں ہی ایمان لے آتے ہیں، اُن کا شمار اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ؀ (التوبہ آیت ۱۰۰) میں ہوتا ہے۔ بعد میں ایمان لانے والے کسی بلند درجہ کے مستحق نہیں ہوتے۔ ان کی حیثیت صرف عوام الناس کی سی ہوتی ہے جیسا کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ؀ (سورۃ النصر آیات ۲ ، ۳) سے ظاہر ہے کیونکہ بعد میں فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں صرف النَّاس یعنی عام لوگ ہی قرار دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین، افضل الرسل، سیّدِ وُلدِ آدم اور انسانِ کامل کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تھے اور ایسی کامل تعلیم لائے تھے جو قیامت تک رُونما ہونے والے تمام بنی نوعِ انسان کی ہدایت و رہنمائی اور فلاح و نجاح کی ضامن تھی اور ہے۔ بایں ہمہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابتداء میں صرف گنتی کے چند نفوس آپ پر ایمان لائے باقی پوری کی پوری قوم نے آپ کی دعوت کو ردّ کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ کسی طرح لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول کریں آپ اس غم میں گھلے جا رہے تھے کہ لوگ روشن صداقت کو جس کے ساتھ ان کی فلاح و نجاح وابستہ ہے کیوں قبول نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آپ کی اس دلی کیفیت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ؀ (الشعراء آیت ۴)

شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے؟

اللہ تعالیٰ نے آپ پر واضح فرمایا کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آنکھیں رکھنے کے باوجود نہیں دیکھتے اور کان رکھنے کے باوجود نہیں سُنتے، وہ مُردوں کی طرح ہوتے ہیں یعنی وہ رُوحانی طور پر اندھے اور بہرے ہوتے ہیں اور رُوحانی موت اُن پر چھائی ہُوئی ہوتی ہے، ایسے لوگ کبھی آپ کی بات نہیں سُنیں گے سُنیں گے وہی جو نیک فطرت رکھتے ہیں اور وہی ایمان لائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ؀ وَمَا اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؀ (النمل آیات ۸۱، ۸۲)

ترجمہ:۔ تو ہرگز مُردوں کو نہیں سُنا سکتا اور نہ بہروں کو ہی (اپنی) آواز سُنا سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ اور تُو اندھوں کو بھی اُن کی گمراہی سے بچا کر ہدایت نہیں دے سکتا۔ تُو تو صرف اُنہی کو سُنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور وہ (عملاً بھی) فرمانبردار ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں پر بھی (جو رُوحانی طور پر بہرے اور اندھے ہوتے ہیں) صداقت کھلتی تو ہے لیکن ایک طویل زمانہ گزرنے اور عاجز کر دینے والا نشان دیکھنے کے بعد۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ ؀ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ؀ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَیَاْتِیْهِمْ اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ؀ (الشعراء آیات ۵ تا ۷)

ترجمہ:۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک ایسا نشان اُتار دیں کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں۔ اور رحمٰن کی طرف سے کبھی کوئی نیا ذکر نہیں آتا کہ جس سے لوگ اعراض نہ کرتے ہوں۔ سو (چونکہ) انہوں نے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا ہے اس کے نتیجہ میں اُن کے استہزاء کی حقیقت ضرور ان پر کھل جائے گی (یعنی بالآخر ہم آسمان سے اُن پر ایک ایسا نشان اُتاریں گے کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں گی اور انہیں ایمان لاتے ہی بنے گی۔ لیکن ابھی نہیں بلکہ یہ نشان اپنے وقت پر ہی ظاہر ہوگا)۔

اب چونکہ اللہ تعالیٰ غضب میں دھیما ہے اور اپنے بندوں پر بار بار رحم کرنا اس کی سُنّت ہے اس لئے کفارِ مکّہ ڈھیل اور مہلت سے فائدہ اٹھانے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اور زیادہ دلیر ہوتے چلے گئے اور انہوں نے اُلٹا یہ مطالبہ کرنا شروع کر دیا کہ جس عذاب سے ہمیں ڈرایا جاتا ہے وہ جلد کیوں نہیں آتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؀ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؀ (النمل آیات ۷۲، ۷۳)

ترجمہ:۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پُورا ہوگا؟ تُو کہدے کہ ممکن ہے کہ وہ (عذاب) جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہو۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ان کفارِ مکّہ کو جن کا دن رات کا مشغلہ ہی یہ تھا کہ مُسلمانوں کو خندہ استہزاء میں اُڑائیں اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر اُن پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں) بالآخر اُس عذاب نے آ ہی لیا جو اُن کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ جنگ بدر میں سب بڑے بڑے سردارانِ قریش مارے گئے جس کے نتیجہ میں کفارِ مکّہ کی ایسی کمر ٹوٹی کہ پھر نہ اُٹھ سکے اور آخر کار فتح مکّہ کے موقع پر یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کی بشارت پُوری ہو کر رہی۔ جو پہلے آئے تھے وہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ شمار ہُوئے اور بڑے بڑے درجات کے وارث ٹھہرے اور جو نشان دیکھ کر بعد میں فوج در فوج داخل ہُوئے وہ صرف النَّاس ہی کہلائے اور وہ بلند درجات نہ حاصل کر سکے جو پہلوں کے حصّہ میں آئے۔ سو گویا اصل اعزاز اور بزرگی و شرف کے مستحق اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ہی قرار پائے اور فوزِ عظیم سے بدرجۂ اولیٰ وُہی سرفراز ہُوئے۔

آہ! مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم!

میاں لالی اُٹھے بزمِ جہاں سے
رواں ہیں اشکِ خوں، قلبِ نہاں سے
بسیرا کر لیا ہے اب وہاں پر
ستارے بن کے آتے ہیں جہاں سے

وہ مشفق، دوستوں کے دوست لالی
نہاں ہیں آج چشمِ دوستاں سے
سراپا دلنوازی کا وہ چشمہ
زمیں پر آ گیا تھا آسماں سے

تحیّر میں ہے دل، یہ داغِ فرقت
مٹے گا بھی کبھی دورِ جہاں سے
مسلسل سُن رہا تھا یہ زمانہ
کہانی رُک گئی ہے درمیاں سے

وہ ذاتِ حق، کہ جس کا دستِ رحمت
عیاں ہے نقشۂ کون و مکاں سے
ہو خود مائل، بہ دامانِ تلطّف
صدا اُٹھتی ہے یہ قلبِ تپاں سے

عبد السلام اختر ایم۔ اے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ انقلاب انگیز لٹریچر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے زندہ جاوید کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ آپکا وہ لٹریچر ہے جو آپ نے اسلام کی حمایت و مدافعت میں اس وقت تحریر کیا جبکہ اسلام پر مذاہب عالم نے مسموم یورش کر رکھی تھی۔ عیسائیت کے علمبرداروں نے غلبۂ صلیب کے لئے انتھک مساعی سے یہ تاثر دیا تھا کہ دنیا کا آئندہ آئندہ مذہب عیسائیت ہوگا۔ عیسائیت کی اس یلغار میں حکومتوں کی تائید و پشت پناہی تھی۔ عیسائیت کی دیکھا دیکھی آریہ سماج اور برہمو سماج جیسی مخالف تحریکات نے اسلام اور بانی اسلام کے خلاف انتہائی تعصب اور تنگ نظری سے پُر لٹریچر بہتات سے شائع کیا۔ اس مکدر فضا کے نتیجہ میں انیسویں صدی کے اختتام پر بیسویں صدی کے آغاز میں دنیا کے نقشہ پر اسلام [illegible] اور تحریکات منظر شہود پر آگئیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا دنیا کے ہر حصہ میں اسلام قرآن کریم اور بانی اسلام کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز لٹریچر شائع کیا گیا۔ ان پیہم اور منظم مخالف سرگرمیوں کے نتیجہ میں بعض نیم عیسائی اکابرین اسلام بھی مایوس ہو چکے تھے۔ اس حالت کا دردناک نقشہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا ہے

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
میرے زخموں پہ لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریاد کو سن میں ہو گیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

مندرجہ بالا خیالات دل کی گہرائی سے نکلے ہیں کس قدر سوز و گداز ہے قلم اور زبان اور قلب مطہر اس حالت زار پر نوحہ کر رہا ہے جو اس وقت اسلام کے خلاف اکناف عالم میں تھی۔

(۲)

اس نازک وقت میں بانی احمدیت نے ایسا عظیم لٹریچر تحریر کیا جسکے ذریعہ آپ نے مختلف مذاہب کی طرف سے اسلام کے خلاف اعتراضات کے جوابات دئے دلائل و بینات کا انبار لگا دیا اور مخالفین کو انکے ہی لٹریچر سے چیلنج دئے گئے اور مذہب اسلام کا احسن طور دفاع کیا۔ آپ نے اسی سے زائد کتب تحریر کی ہیں جو قریباً دس ہزار صفحات کے قریب ہیں۔

ان تصنیفات میں قرآنی عظمت وحدانیت۔ ہستی باری تعالیٰ۔ ملائکۃ اللہ۔ وحی و الہام۔ قیامت۔ مقام رسول فضائل اسلام۔ موازنہ مذاہب میں آپ نے عقلی و نقلی تنقید کر کے عظمت اسلام کو اس طرح واضح کیا اور ببانگ دہل کہا

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

اسلامی اخلاق کے مکارم و محاسن اور اس کی افادیت کو علمی انداز میں تحریر کر کے آپ نے ثابت کیا کہ یہی اخلاق اور اسلامی عادات و روایات ہمارے پریشان معاشرہ کا تریاق ہیں۔

دوسرا اور مہم پہلو جسے آپ نے بیان فرمایا تبشیری اسلوب اور انداز سے رد کیا اور منکرین صفات باری تعالیٰ کا ازالہ فرمایا نیز عیسائیت اور آریہ سماج کے کیمپ نے اسلام کے خلاف فضا مکدر کر دی تھی اور اعتراضات کی بوچھاڑ ہو رہی تھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز اور غلیظ تنقید کی جا رہی تھی آپ نے اس کا مسکت جواب دیا جس حد تک واقعات، مشاہدات اور حقائق کا تعلق ہے مسلمانوں کے سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علمی فیضان اور [illegible] علمی خلوص اور جذبہ کا اعتراف کیا اور آپ نے اسلام کی جو مدافعت کی وہ سب کو مسلم ہے

(۳)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کی تردید میں عظیم اور مفید لٹریچر تحریر کیا۔ تثلیث اور کفارہ کے خلاف دلائل تحریر کئے۔ آپکی کتابیں جنگ مقدس سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، مسیح ہندوستان میں، انجام آتھم، نور القرآن، چشمہ مسیحی اس دعوے پر شاہد ناطق ہیں۔ ہم بطور مختصر تعارف کے صرف آپ کی ان کتب کا ذکر کرتے ہیں:-

ا۔ آپ کے تحریر کردہ لٹریچر میں آپ کی سب سے پہلی مایہ ناز تصنیف براہین احمدیہ ہے۔ جب یہ کتاب شائع ہوئی تو مسلمانوں کے قلوب میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اکابرین نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور اس پر شاندار تبصرے کئے گئے۔ مولانا محمد شریف صاحب بنگلوری ایڈیٹر "منشور محمدی" نے تحریر کیا:-

مسلمانان ہند آپ کو عیسائیت کے خلاف ایک [illegible] سمجھتے تھے چنانچہ پادری عبداللہ جیمز نے ۱۸۹۰ء میں انجمن حمایت اسلام کو بعض اعتراضات جن کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے تھا لکھ کر ارسال کئے۔ انجمن نے یہ اعتراضات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں ارسال کئے آپ نے ان کا جواب دیا اور انجمن حمایت اسلام نے یہ کتاب چھپوائی اور آپ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا

"مورد برکات روحانی مجدد الوقت حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

"کتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت میں ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے جس کا ثانی نہیں ... عقلی دلیلوں کا انبار ہے جسم کو نہ جانے کتنی اور ہر طاقت انکار ہے جو دلیل ہے [illegible] ہے جو تازہ ہے روشن ہے"

(منشور محمدی ۵ رجب ۱۳۰۰ھ)

۲۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے تحریر کیا:-

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۷ ص [illegible])

سوم- ۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب عالم لاہور کا انعقاد ہوا۔ آپ کا تحریر کردہ مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" اس میں پڑھا گیا اس مضمون کے متعلق سول اینڈ ملٹری گزٹ نے تحریر کیا:-

"سب مضمونوں سے زیادہ توجہ اور دلچسپی سے مرزا غلام احمد قادیانی کا مضمون سنا گیا جو اسلام کے بڑے بھاری مؤید اور عالم ہیں۔ اس لیکچر کو سننے کے لئے دور و نزدیک سے ہر مذہب و ملت کے لوگ بڑی کثرت سے جمع تھے۔"

ایڈیٹر "چودھویں صدی" نے اس مضمون اور لیکچر پر طویل تبصرہ کیا جس کے چیدہ چیدہ فقرات یہ ہیں

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا لیکچر تھا ......

مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ لیکچر شروع کیا اور کیسا شروع کیا کہ سامعین لٹو ہو گئے۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند ہوتی تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی عمر بھر ہمارے کانوں نے ایسا خوش آئند لیکچر نہیں سنا ......

کسی شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے جتنے مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت تمام ہال اوپر نیچے سے بھر رہا تھا اور سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آ آ کر گری جس طرح شہد پر مکھیاں" ... (چودھویں صدی راولپنڈی)

اخبار جنرل گوہر آصفی (کلکتہ) نے ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں "فتح اسلام" کے جلی عنوان سے طویل اور شاندار تبصرہ تحریر کرتے ہوئے لکھا:-

"اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گے اور وہ ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب ہوئی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے۔ صرف اس قدر نہیں بلکہ اختتام مضمون پر حق الامر معاندین کی زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب اسلام کی حقیقت کھلی اور اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔"

اس عظیم لیکچر کا جب انگریزی ترجمہ لندن میں شائع ہوا ..... تو مفکرین اور مستشرقین نے اس لیکچر پر خراج تحسین پیش کیا اور پریس نے تبصرہ کیا۔

چنانچہ برسٹل ٹائمز اینڈ مرر نے لکھا:۔

"یقیناً وہ شخص ..... جو اس رنگ میں یورپ و امریکہ کو مخاطب کرتا ہے کوئی معمولی آدمی نہیں ہو سکتا۔"

تھیا سوفیکل بک نوٹس نے لکھا:۔

"یہ کتاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی بہترین اور سب سے زیادہ دلکش تصویر ہے"

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا اور کئی لوگ اس کا مطالعہ کر کے آغوش اسلام میں داخل ہوتے اور فرزندان اسلام نے اس کا مطالعہ کر کے اپنے ایمانوں میں اضافہ کیا اور انتہائی مسرت کا اظہار کیا۔ عاجز نے یہ کتاب مرحوم السید شکری بک القوتلی پریذیڈنٹ جمہوریہ شام کو پیش کی۔ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ کتاب کئی دفعہ پڑھنی چاہیئے۔ مرحوم استاذ خلیل مردم بک پریذیڈنٹ عرب اکیڈمی نے کہا

لا شک ان الکاتب هو عبقري

بلاشبہ اس کتاب کا مصنف بے نظیر شخصیت کا حامل ہے۔

۳۔ آپکی تصنیف منن الرحمٰن امتیازی کتاب ہے جس میں آپ نے مدلل انداز سے ثابت کیا ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے آپ نے از روئے لغت ثابت کیا ہے کہ:۔

۱۔ عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے
۲۔ عربی اعلیٰ درجہ کی وجوہ تسمیہ پر مشتمل ہے۔
۳۔ عربی کا سلسلہ اطراد اور سداد اکمل و اتم ہے۔
۴۔ عربی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔
۵۔ عربی زبان انسانی خیالات کا پورا نقشہ کھینچنے کے لئے پوری طاقت اپنے اندر رکھتی ہے۔"

آپ نے اس کتاب کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار شائع فرمایا کہ جو یہ کمالات کسی اور زبان میں پیش کرے۔

۵۔ جنگ مقدس بے مایہ ناز تصنیف ایک تحریری مباحثہ پر مشتمل ہے جو پندرہ ایام تک ہوتا رہا جس میں اسلام کی نمائندگی فرزندان اسلام کی خواہش اور اصرار پر بانی سلسلہ احمدیہ نے کی اور عیسائیت کی طرف سے پادری آتھم اور ڈاکٹر مارٹن کلارک پیش ہوئے اس کتاب میں اسلامی عقائد کی برتری ثابت کی گئی ہے اور عیسائیوں کو دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ آپ نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ سچا اور زندہ مذہب اسلام ہے۔

اس عظیم مباحثہ کو ریورنڈ البرٹ کلارک نے اپنی تصنیف THE MISSIONS میں THE GREAT CONTROVERSY یعنی عظیم الشان مباحثہ قرار دیا

۶۔ "ست بچن" کتاب میں آپ نے تاریخی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت باوا نانک بھی اور مخلص مسلمان تھے آپ نے مریدوں سے اپنی ارادت کا اظہار کیا ہے

۷۔ معیار المذاہب اس رسالہ میں موازنہ مذاہب کرتے ہوئے آپ نے "ان الدین عند اللہ الاسلام" کو ثابت فرمایا ہے

۸۔ سرمہ چشم آریہ۔ اس کتاب میں آپ نے آریہ سماج پر علمی انداز میں زبردست جارحانہ تنقید کی ہے یہ وہ معرکۃ الآراء کتاب ہے جس پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو کرتے ہوئے تحریر کیا۔

"یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد رئیس قادیان کی تصنیف ہے ..... اس میں جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تھا اس مباحثہ میں جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اس کی تعلیمات و عقائد (زنا سیوگ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے"

اس عظیم کتاب پر سید ابوالحسن ندوی نے یہ تحریر کیا:۔

"مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں نہ صرف اس معجزہ (شق القمر) بلکہ معجزات انبیاء کی پرزور و مدلل وکالت کی ہے۔"

حکیم ابو تراب عبدالحق صاحب ایڈیٹر "اہلسنت" امرتسر نے اپنے رسالہ مذکور میں تحریر کیا:۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جیسے قرآن مجید خود معجزہ عطا کیا ویسے دیگر معجزات بھی عطا فرمائے تھے جیسے معجزہ شق القمر جس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مناظرہ پنڈت مرلی دھر سے ہوا تھا جس کی تفصیل سرمہ چشم آریہ میں موجود ہے اور پنڈت جی لاجواب ہو گئے تھے اور شکست اٹھائی تھی"

(۲۰ر فروری ۱۹۲۱ء)

۹۔ "حجۃ الاسلام" اس کتاب میں آپ نے مدلل انداز میں اسلام کا افضل اور اکمل مذہب ہونا ثابت کر کے عیسائیت کا رد کیا ہے۔

۱۰۔ آئینہ کمالات اسلام یہ کتاب محاسن اسلام پر مشتمل ہے اس میں اسلام کی حقانیت اور افضلیت کو ثابت کیا گیا ہے۔ عیسائیت اور آریہ معترضین کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

۱۱۔ چشمہ معرفت۔ آریوں کے اسلام پر جارحانہ انتقادات و اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔

حضرت بانی احمدیت نے بہت سی کتب عیسائیت اور آریہ سماج کی تردید میں تحریر کیں کیونکہ ہندوستان میں انہی دو فرقوں نے اسلام کے خلاف سر اٹھایا ہوا تھا اور اسلام کی تائید میں کئی کتب تحریر کیں اور قرآنی معارف کی اشاعت کی

(۴)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیفات اور قلم اپنے اندر ایک اعجازی شان رکھتی ہیں اور یہ ایسے وقت میں تحریر کی گئیں جب کہ ان کی ضرورت نے شاندار نتیجہ ظاہر کیا۔ مسلمانوں کے سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ نے اس کا اعتراف کیا چنانچہ آپ کے لٹریچر کے متعلق عموماً آزاد اس امر کی تائید کرتی ہیں کہ آپ اسلام کے عظیم جرنیل تھے جس نے مذاہب باطلہ کا بطلان کر کے اسلام کی عظمت کو ہر میدان میں قائم کیا اور آپ کی کتب سے غیر معمولی فائدہ اٹھایا گیا۔ بلکہ آپ کی کتب کا سہارا لیکر اکابرین اسلام نے عیسائیوں اور آریوں سے مناظرات کئے چنانچہ مولانا عبدالمجید سالک تحریر فرماتے ہیں۔

"جس زمانے میں مولانا ابوالکلام آزاد ابھی بے ریش و بروت انسان تھے اور نو عمری کے باوجود علم و فضل اور لسانی وطراری کے اعتبار سے اپنے ہمسروں اور ہمعصروں سے کوسوں آگے تھے۔ بمبئی میں آغا حشر۔ ابو نصر آہ اور نظیر حسین سخا کے ساتھ عیسائیوں اور آریوں سے مناظرے کیا کرتے تھے اور اپنے اہتمام سے ایک ماہانہ رسالہ "البلاغ" بھی نکالتے تھے۔ مناظروں کے سلسلے میں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا جن میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلے میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی"

(یاران کہن ص ۲۰۶)

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عظیم لٹریچر نے اسلام کو مظلومیت کے مقام سے اٹھا کر فاتح کے رتبہ پر پہنچایا۔ مذاہب باطلہ کفر الحاد کے جیوش و عساکر اسلام پر یلغار کر رہے تھے اور اسلام کے خلاف ببانگ دہل جنگ کا اعلان کر رہے تھے۔ مگر آپ کی توجہ اور کتب نے آریہ سماج اور عیسائیت کو شکست فاش دی اور تبلیغی لحاظ سے یہ دونوں جماعتیں ہمیشہ کے لئے اپنی کوششوں کو ختم کر بیٹھیں چنانچہ ابوالکلام آزاد نے اعتراف کرتے ہوئے تحریر کیا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا جو شور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۸ ارشہادت ۱۳۵۴ہش تا یکم ہجرت ۱۳۵۴ہش (۱۸ اپریل تا یکم مئی ۱۹۷۵ء) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی ہے کہ اس تربیتی کلاس میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد گرامی کی تکمیل میں تمام قائدین مجالس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ابھی سے اپنی اپنی مجلس سے نمائندے منتخب کر کے مرکز میں اطلاع دیں۔

اس ضمن میں میٹرک کے فارغ التحصیل طلبہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ البتہ اس کے علاوہ بھی نمائندگان بھجوائے جائیں۔ نمائندگی زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے مرکز سے خصوصی تعاون فرمائیں اور انہیں تاکید کی جائے کہ مورخہ ۱۷ اپریل شام تک ایوان محمود میں پہنچ جائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

درخواست ہائے دعا

• میری پھوپھی جان عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا فرمائیں

(سلیم احمد سیکرٹری اطفال الاحمدیہ چک نمبر ۱۵۱)

• محترمہ صاحبہ خاتون بیوہ قادر بخش صاحب مرحوم عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ کی طبیعت علیل رہتی ہے۔ وہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ (عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ)

• ملک مبشر احمد صاحب پر دو تین مقدمات ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بری کرے۔ (حوالدار محمد شفیع اسلام نگر لائل پور)

• خاکسار کی والدہ محترمہ آجکل لاہور میں بعارضہ ہائی بلڈ پریشر و ضعفِ قلب شدید طور پر علیل ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین (عبد الواسع بی، ای، سی، ایچ، ایس کراچی)

• مکرم نعمت علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۱۵۱ P/O ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ چار پانچ روز سے شدید بیمار چلے آرہے ہیں۔ نیز ان کی بہن بھی سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(سلیم احمد سیکرٹری اطفال الاحمدیہ چک ۱۵۱ براستہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۱ جنوری بروز جمعہ میرے بھائی نسیم احمد ابن چوہدری فضل احمد صاحب کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے۔ خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین (کلیم احمد لطیف نگر فارم ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ)

بازیافتہ تھیلا ایک عدد تھیلا جو کہ غالباً کسی ٹانگہ سے گرا ہے اور اس میں قیمتی سامان ہے۔ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(چوہدری خالد ممتاز پروپرائیٹر خالد سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ)

قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا۔۔۔ دنیا سے اٹھ گیا۔"

آپ کے لٹریچر کی عظمت و افادیت کا یوں اعتراف کیا:۔

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لئے کہ وہ ہرگز قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتی۔۔۔ آئندہ امید نہیں کہ مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اعلیٰ خواہش محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

میرزا حیرت دہلوی آپ کا تعارف یوں کراتے ہیں:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کی ہیں وہ واقعی ہی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔

اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ ۔۔۔ اس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔"

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

الغرض ان حقائق سے ظاہر ہے کہ آپ کی تصنیفات اور لٹریچر نے احیاء اسلام کا وہ عظیم کارنامہ سر انجام دیا جس کے اثرات دور رس تھے اور اکابرینِ اسلام نے اس کو محسوس کیا اور اس کا اعتراف کیا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! (منیجر)

مطالعہ کتب

ماہ فروری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟" برائے مطالعہ مقرر تھی۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ ماہ فروری کی رپورٹ میں اس بارے میں اپنی مساعی و نتائج کا خلاصہ اعداد و شمار کی صورت میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد عابد صاحب عادل ایموینشن ڈیپارٹمنٹ نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حاجی محمد فاضل صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ $\frac{2048}{13-22}$ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۲۶۸۰/۰۶ روپے موجود ہیں۔

میں نے والد صاحب کی وفات کے موقعہ پر مندرجہ ذیل اخراجات ان کی تجہیز و تکفین پر اور بقایا حصہ آمد بھی نقد ادا کیا ہے۔

(۱) ادائیگی حصہ آمد حاجی محمد فاضل صاحب مبلغ -/۱۷۱۳ روپے۔

(۲) اخراجات تجہیز و تکفین (تابوت، روئی، خوشبو، نہلائی وغیرہ) مبلغ -/۲۴۲ ر

کل مبلغ -/۱۹۵۵ روپے۔

میرے علاوہ والد صاحب مرحوم کے میری والدہ زینب بی بی صاحبہ اور میرے بھائی محمد اعظم صاحب بوتالوی جائز وارث ہیں۔

استدعا ہے کہ مرحوم کی ذاتی امانت سے مبلغ -/۱۹۵۵ روپے مجھے ادا کرنے کے بعد بقیہ رقم ورثاء مرحوم میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار اصحاب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت!

”اللہ تعالیٰ کے سلسلے کی ضرورتوں کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے زمیندار اصحاب کو خاص طور پر سلسلہ کی ضروریات کی طرف متوجہ فرمایا ہے اور نئے حالات کی روشنی میں انہیں تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مستعد بنائیں اور یہ احساس پیدا کریں کہ انہوں نے جماعتی ذمہ داریوں کو اٹھانا ہے اور سلسلہ کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

”تیسری قسم زمیندار اصحاب کی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں۔ جہاں ملازم پیشہ آدمی کو پندرہ روپے من سے پچیس روپے من گندم ہو جائے تو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے وہاں زراعت پیشہ آدمی یعنی زمیندار کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ویسے یہ بھی ٹھیک ہے کہ زمیندار کے کچھ اخراجات بڑھ جاتے ہیں لیکن اتنے نہیں بڑھتے جتنا کہ قیمت کے لحاظ سے اسے فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ ... اب اگلی فصل کے لئے سینتیس روپے من گندم کا اعلان کیا گیا تھا مگر اس وقت گو ہر جگہ تو نہیں لیکن بہت سی جگہوں پر سینتیس روپے من سے زیادہ قیمت پر بکنے لگ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

پس زمیندار اصحاب کے لئے لازم ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانی دیں۔ صرف اس وجہ سے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آمد میں اضافہ فرمایا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ درحقیقت وہی جماعت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ میں کثرت انہی کی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی خطاب انہی کی طرف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اصحاب کو توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا کما حقہ، احساس کریں اور سلسلہ کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات بتاریخ ۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ بروز اتوار، سوموار، منگل بالترتیب اردو، انگریزی اور عربی زبان میں منعقد ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب اس میں شمولیت فرما کر طلباء جامعہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

اردو اور انگریزی مقابلے (۲۳، ۲۴ مارچ) ساڑھے چار بجے شام اور عربی مقابلہ ۲۵ مارچ کو صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوگا۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ
بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

”امانت تحریک جدید الہامی تحریک ہے اس میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔“

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

مقررین کے لئے ضروری اعلان

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس ربوہ میں بیرونی جماعتوں سے بھی مقررین کا انتخاب کیا جاتا ہے اس لئے ایسے احباب کی فہرست کی مرکز میں ضرورت ہے جو تحقیقی مقالہ تیار کر کے مجلس کے مرکزی اجلاس میں پڑھ سکتے ہوں۔ جماعتوں کے عہدیدار یا خود ایسے دوست اپنے اسماء اور پتہ جات سے مطلع فرمائیں اور اگر اپنے مقالہ کے عنوان سے بھی آگاہ کر سکیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ یاد رہے کہ مقرر اور عنوانِ مقالہ آخری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مقرر ہوتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

میری بچی خانم سعیدہ سیکنڈ ائیر کی طالبہ سال کے آخر میں اپنے انٹر کالج کی بہترین طالبہ، بہترین مقررہ (DEBATER)، کالج کی بہترین اردو نثر نگار اور مجموعی طور پر سائنس اور آرٹس کی طالبات میں نتائج کے لحاظ سے اول قرار پائی۔

ان انعامات کے علاوہ کالج میگزین کی ایڈیٹر، کالج کونسلر، بزمِ ادب اردو کی سیکرٹری، اردو اور اسلامیات کے مضامین میں اول انعامات کی مستحق قرار دی گئی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچی نے آٹھ انعامات جلسہ تقسیم انعامات پر حاصل کئے۔

بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ یہ کامیابیاں اس کی آئندہ زندگی کی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ عنقریب انٹر کے سالانہ امتحانات ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ بورڈ میں بچی کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور اسے اسلام اور احمدیت کا نام روشن کرنے والی ثابت کرے۔ آمین

(سیدہ نسیم سعیدہ۔ لاہور)

جامعہ نصرت ربوہ میں سالانہ کھیلوں کی تقریب

بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۷۵ء آٹھ بجے صبح جامعہ نصرت میں سالانہ کھیلوں کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ اس تقریب کی مہمانِ خصوصی تھیں۔

ناہید صبوحی سالِ سوم نے تلاوت قرآن مجید سے تقریب کا آغاز کیا۔ تلاوتِ کلام پاک کے بعد تسنیم کوثر اور ناہید صبوحی نے ترانہ گایا۔ ترانہ کے ساتھ ساتھ مارچ پاسٹ ہوا اور اس کے بعد مہمانِ خصوصی محترمہ مسز شاہ صاحبہ نے طالبات سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے طالبات کو پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی شوق و رغبت کے ساتھ حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ امۃ العلیم سالِ سوم کالج کی بہترین کھلاڑی ہیں وہ کھیلوں میں کالج میں بھی اور بورڈ و یونیورسٹی میں بھی امتیازی حیثیت کی حامل ہیں مہمانِ خصوصی نے ان کی کامیابیوں پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق کھیلوں کا آغاز ہوا۔ طالبات نے ایک سو میٹر دوڑ، پچاس میٹر کی دوڑ، ہاتھی دوڑ، الٹی دوڑ، روکاوٹی دوڑ، سائیکل دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ، ریلے دوڑ، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا، اونچی چھلانگ اور بوری دوڑ میں حصہ لیا۔ گیارہ بجے وقفہ میں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ سٹاف جامعہ نصرت، مہمانوں کی دوڑ اور طالبات کے بچوں کی دوڑ بھی ہوئی۔ آصفہ مسعود سالِ چہارم سالِ رواں کی بہترین کھلاڑی قرار پائیں۔ سالِ دوم کا جھنڈا بہترین جھنڈا قرار دیا گیا۔

آخر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے جیتنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے اور دو بجے کے قریب ہماری یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالیے

بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔

فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن

مفید لٹریچر مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر: ۲۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴